52822 ـ ملازمہ کی ڈائری لینے کا حکم

سوال

ہمارے گھر میں ایک ملازمہ کام کرتی ہے جو کہ مسلمان نہیں، والدہ نے اسے ہر قسم کا کھانا پکانے کی تعلیم دی حتی کہ وہ اس میں ماہر ہو گئی ہے، اور ملازمہ نے خود ہی کھانے کے سارے طریقے ایک کاپی میں لکھ لیے ہیں، سوال یہ ہے کہ:
اب والدہ اس کی وہ کاپی اس دلیل کے ساتھ ملازمہ کے علم کے بغیر لینا چاہتی ہے کہ یہ سب کچھ اس نے ہی سکھایا ہے، اور اسے یہ لینے کا حق حاصل ہے، تو کیا یہ ملازمہ پر ظلم شمار تو نہیں ہو گا ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

باہر سے کافر ملازمہ منگوانا اور پھر انہیں گھروں اور اپنی اولاد کا امین بنانے میں اولاد کے اخلاق اور دین کو بہت بڑا خطرہ ہے.

شیخ ابن باز رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" رہا مسئلہ گھروں میں کافر ملازمات باہر سے منگوانے کا چاہے وہ بدھ مت سے تعلق رکھتی ہوں، یا عیسائیت سے، یا کسی اور کفریہ مذہب سے تو ان کا اس جزیرہ میں لانا جائز نہیں، میری مراد جزیرہ عربیہ ہے؛ کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا اور اس جزیرہ سے کفار کو باہر نکالنے کی وصیت فرمائی ہے؛ کیونکہ یہ اسلام کا گہوارہ اور رسالت کا سورج طلوع ہونے کا مطلع ہے، اس لیے یہاں دو دین جمع نہیں ہو سکتے، اور نہ ہی یہاں کفار کو لایا جا سکتا ہے، لیکن اگر حکمران کوئی ضرورت محسوس کرے تو وہ لا سکتا ہے، پھر اس کافر کو اپنے ملک واپس بھیج دیا جائیگا " انتہی.

دیکھیں: فتاوی ابن باز (6 / 361).

اور شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

" اس لیے کہ آپ کے پہلو اور آپ کے گھر میں آپ کے اہل و عیال اور اولاد کے ساتھ کافر نہیں رہنا چاہیے، اگر اس

میں اور کوئی نقصان نہ بھی ہو لیکن یہ تو ضرور ہے کہ باقی سب گھر کے افراد نماز ادا کرینگے، لیکن یہ (ملازمہ) عورت نماز نہیں ادا کریگی تو چھوٹے بچے کہینگے: یہ عورت نماز ادا کیوں نہیں کرتی! اور وہ اس سے محبت بھی کرتے ہوں تو پھر بچے اس وقت نماز کی ادائیگی کی ضرورت محسوس نہیں کرینگے.

یہ تو اس وقت ہے جب وہ انہیں اپنا دین نہ سکھاتی ہو، جیسا کہ بعض لوگوں کی جانب سے بتایا گیا ہے کہ انہوں نے سنا کہ ملازمہ بچوں کو یہ تلقین کر رہی ہے کہ عیسی ہی اللہ عزوجل ہے، اللہ تعالی سےہم سلامتی و عافیت کی طلبگار ہیں " انتہی.

دیکھیں: لقاءات الباب المفتوح (3 / 53).

مزید تفصیلی معلومات کے لیے آپ سوال نمبر (22980) اور (26213) اور (26282) اور (31242) کے جوابات کا مطالعہ ضرور کریں.

دوم:

علماء کرام نے بیان فرمایا ہے کہ دنیاوی ہنر سکھانے کی اجرت اور مزدوری لینی جائز ہے، اور اس میں کوئی شك و شبہ نہیں کہ آج کے دور میں کھانا پکانا اور تیار کرنے کا طریقہ بھی ایك بڑا اہم ہنر ہے.

الموسوعة الفقهية میں درج ہے:

" فقہاء کرام کے مابین اس میں کوئی اختلاف نہیں کہ مباح اشیاء کی صنعت و حرفت کی تعلیم اور ٹریننگ جن کے ساتھ نیاوی امور وابستہ ہیں کے لیے کسی کو اجرت پر رکھا جائز ہے، مثلا کپڑے سلائی کرنا، اور لوہار کا کام، اور تعمیراتی کام، اور کھیتی باڑی کرنا، اور اون بننا وغیرہ " انتہی.

دیکھیں: الموسوعة الفقهية (13 / 66).

سوم:

اوپر کی سطور میں جو کچھ بیان ہوا ہے اس کی بنا پر آپ کی والدہ کے لیے شرعا جائز ہے کہ وہ ملازمہ کو کھانے پکانے کا طریقہ اور کھانے کی صفات اور تیار کرنے کا طریقہ بتانے کی اجرت لیں، لیکن آپ کی والدہ کو چاہیے تھا کہ وہ اسے یہ سب کچھ سکھانے سے قبل بتا دیتی کہ وہ اس کی اجرت لے گی.

اب جبکہ حالت یہ ہے جو آپ نے سوال میں بیان کی ہے کہ ملازمہ آپ کی والدہ کی رغبت اور اختیار سے کھانا پکانا اور تیار کرنا سیکھ چکی ہے اور آپ کی والدہ نے ہی ارادتا اس کا اس پر تعاون کیا ہے، اس لیے ملازمہ کی کاپی جس

میں اس نے کھانا پکانے کے طریقہ جات لکھ رہے ہیں آپ کی والدہ کے لیے لینی جائز نہیں؛ کیونکہ یہ ملازمہ کی ملکیت ہے، اس نے یہ کاپی اپنے ہاتھ سے لکھی اور اس کا خیال رکھا اور اسے سنبھال رکھا ہے، اور آپ کی والدہ کا اسے طریقہ سکھانا تو بطور معاونت ہے.

اس لیے آپ اسے کمزور نہ سمجھ کر اس کا حق نہ لیں، چاہے وہ غیر مسلم ہی ہے.

شیخ ابن باز رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

" آپ اور آپ کی والدہ پر واجب ہے کہ وہ اس ملازمہ کو اس کے ملك واپس بھیجے، اور نہ تو آپ کے لیے اسے اذیت و تکلیف دینی جائز ہے، اور نہ ہی آپ کی والدہ کو اسےاذیت دینے کا حق حاصل ہے، بلکہ اس سے بہتر انداز میں خدمت لیں حتی کہ وہ اپنے ملك واپس چلی جائے؛ کیونکہ اللہ عز وجل نے اپنے بندوں پر کفار کے ساتھ ظلم کرنا حرام کیا ہے.

کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" ظلم کرنے سے بچو، کیونکہ ظلم روز قیامت کے اندھیروں میں سے ایك اندھیرا ہے "

صحیح مسلم حدیث نمبر (2578).

اور اس لیے بھی ایك دوسری حدیث میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ عزوجل سے روایت کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ:

" اللہ تعالی کا فرمان ہے: اے میرے بندو میں نے اپنے اوپر ظلم کو حرام کیا ہے، اور تم پر بھی اسے حرام کیا ہے کہ اس لیے تم آپ میں ایك دوسرے پر ظلم مت کرو "

صحیح مسلم حدیث نمبر (2577). انتہی.

دیکھیں: مجموع فتاوی ابن باز (6 / 362).

واللہ اعلم .